روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 2-اگست 2014ء 5شوال 1435 ہجری 2 ظہور 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 174

امانت تیری

فاقوں مر جائے پہ جائے نہ دیانت تیری
دور و نزدیک ہو مشہور امانت تیری

جان بھی دینی پڑے گر تو نہ ہو اس سے دریغ
کسی حالت میں نہ جھوٹی ہو ضمانت تیری

(کلام محمود)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

8ہجری میں رسول کریم ﷺ حکومت کسریٰ ایران کی باجگزار ریاست بحرین سے مصالحت ہوئی۔ حضرت علاءؓ بن حضرمی وہاں امیر مقرر ہوئے۔ (فتوح البلدان)

حضرت ابوعبیدہؓ جزیہ کی امانتیں وصول کرکے مرکز اسلام مدینہ لانے کے لئے مامور ہوئے۔ ان کے صدق و امانت میں اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی کہ وہ بحرین سے ڈھیروں ڈھیر مال لے کر مدینہ آئے۔ نماز فجر کے بعد نبی کریمؐ نے صحابہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ”معلوم ہوتا ہے تم لوگوں کو ابوعبیدہؓ کے آنے کی اطلاع ہوگئی ہے۔ سوتمہیں بشارت ہو کہ تمہاری مرادیں پوری ہوں گی۔ مگر یاد رکھو! مجھے تمہارے فقر وافلاس کا اندیشہ نہیں بلکہ دنیا تمہارے لئے اس طرح فراخ کردی جائے گی۔ جس طرح پہلی قوموں کے لئے کی گئی۔ لیکن اس کے نتیجے میں بالآخر وہ ہلاک ہوگئے۔ مجھے ڈر یہ ہے کہ کہیں تمہارا بھی وہ حال نہ ہو۔“

(بخاری کتاب الرقاق)

اموال بحرین کی امانتوں کا حق ادا کرنے کے بعد حضرت ابوعبیدہؓ کو نجران میں مالی امور کا امین بنایا گیا۔ چنانچہ 9ہجری میں جب نجران کا اعلیٰ سطحی وفد (جو حکومتی اور مذہبی نمائندوں پر مشتمل تھا) مدینہ آیا اور اہل نجران سے ان شرائط پر صلح ہوئی کہ

1-”دوہزار حلّے (چادریں) وہ سالانہ دیا کریں گے ہر حلہ ایک اوقیہ مالیت کا ہوگا اور اوقیہ کا وزن چالیس درہم ہوگا۔

2-جو حلّے ایک اوقیہ سے زیادہ قیمت کے ہوں گے ان کی قیمت کی زیادتی حلّوں کی تعداد کی کمی سے اور جو کم قیمت ہوں گے ان کی قیمت کی کمی حلّوں کی تعداد کی زیادتی سے پوری کرائی جائے گی۔

3-اگر حلوں کی مالیت کے برابر اسلحہ، گھوڑے یا دیگر سامان دینا چاہیں تو قبول کرلیا جائے گا۔“

(فتوح البلدان صفحہ 70)

اب ظاہر ہے ان شرائط پر عمل درآمد کروانا بھی ایک امانت دار شخص کا تقاضا کرتا تھا اور یہی سوال اہل نجران نے اٹھایا کہ اس معاہدے کی تعمیل کے لئے اپنا انتہائی امین شخص ہمارے ساتھ بھجوائیں۔ اس پر نبی کریمؐ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو امین الامت کا خطاب دے کر اس وفد کے ساتھ نجران روانہ فرمایا اور حضرت ابوعبیدہؓ نے یہاں بھی خوب امانت کا حق ادا کرنے کی توفیق پائی۔

(بحوالہ سیرت صحابہ رسولؐ صفحہ 135 از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

خدا کے بندے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا کے بندے کون ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کردیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اور اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں...... سچا (۔) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردے تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 364)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

نیکی کا حقیقی فیض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کررہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کررہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے بھی مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کیلئے مددگار بننا ہے۔ جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کیلئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء میں

لجنہ اماء اللہ سے خطاب بطرز سوال وجواب

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: 14 جون 2014 کو جرمنی میں ارشاد فرمایا۔

س: سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کے بعد زندگی میں اوّل تغیر کیا ہونا چاہئے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''اس جماعت میں داخل ہو کر اوّل تغیر زندگی میں کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو کہ وہ ہر مصیبت میں کام آتا ہے پھر ایک ایک حکم کی تعظیم کی جاوے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 472)

س: حضرت مسیح موعود نے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی کیا اغراض بیان فرمائیں ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہے دنیا کی اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 434)

یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔ آپ نے ہمیں یہ نصیحت فرمائی کہ گلہ شکوہ اور غیبت سے رکیں۔ بیعت کا زبانی اقرار کچھ چیز نہیں اللہ تعالیٰ تزکیہ نفس چاہتا ہے۔

س: غفلت کی حالت میں گناہ کے نتائج کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ '' یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے توبہ کرنے والا تو ایسے ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جس کو معلوم ہی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں تو وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔

س: حضور انور نے عورتوں کو کن امور میں اپنے جائزے لینے کا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ہماری عورتوں کو اس پہلو سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ اپنے گھروں کو سنبھالنا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ عورت گھر کی نگران ہے۔ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت پر ہے اور وہ پوچھی جائے گی۔

س: حضرت مصلح موعود نے لجنہ کی تنظیم کس لئے قائم فرمائی تھی؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود نے لجنہ کی تنظیم اس لئے قائم فرمائی تھی کہ اگر جماعت کا ایک حصہ کمزور ہے۔ تو کم از کم دوسرا حصہ جو عورتوں کا ہے۔ عورتیں اپنے فرائض کی طرف توجہ رکھیں۔ اگر عورتیں توجہ رکھیں گی تو آئندہ نسل کے مرد اور عورتیں ان راستوں پر چلنے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے متعیّن کئے ہیں۔

س: حضور انور نے صدر لجنہ جرمنی کو کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اس وقت آپ کیلئے دعوت الی اللہ سے زیادہ تربیت کی ضرورت ہے۔ پہلے اپنی تربیت کی طرف توجہ دیں اپنی عملی حالتوں کو درست کر لیں تو دعوت الی اللہ کے میدان پھر خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔

س: حضرت مسیح موعود نے سچے ایمان کی کیا خصوصیات بیان فرمائی ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''سب سے بڑی (خصوصیت) یہ ہے کہ غیب پر ایمان ہو۔ اس بات پر یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ علاّم الغیوب ہے۔ پھر سچے ایمان کی یہ نشانی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے، اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق فیصلے کا کہا جائے تو سمعنا و اطعنا کہتے ہیں۔ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ اس کے علاوہ ان کا کوئی جواب نہیں ہوتا۔ نمازوں کو قائم کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والے ہیں اس کے حضور جھکے رہنے والے ہیں، عاجزی دکھانے والے ہیں اور تکبر سے دور بھاگنے والے ہیں۔

س: رشتے نبھانے کے حوالہ سے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! آج کل گھروں کے جھگڑوں میں دنیاوی باتوں کا حصول بہت کردار ادا کر رہا ہے۔ نکاح کے موقع پر جو آیات پڑھی جاتی ہیں اس میں سب سے آخری ہدایت ہی یہی دی گئی ہے کہ دنیا کے پیچھے نہ بھاگتے رہو یہ دیکھو کہ تم نے آئندہ کے لئے کیا نیکیاں کمائی ہیں یا کمانے کی کوشش کی ہے۔ اس حکم میں ذاتی اعمال کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ تمھارے نیک عمل آئندہ آنے والی زندگی میں تمہارے کام آئیں گے اور اولاد کی تربیت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اس دنیا کے حصول کیلئے پیچھے نہ پڑے رہیں بلکہ اپنے بچوں کی تربیت کر کے اپنی آئندہ نسلوں کو سنبھالو، انہیں نیکیاں بجالانے والا بناؤ تا کہ وہ اپنی عاقبت بھی سنوار سکیں اور نیک تربیت کی وجہ سے تمہارے لئے دعا کر کے تمہارے درجات کی بلندی کا بھی باعث بن جائیں۔

س: جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی غرض کس طرح پوری ہوتی ہے؟

ج: فرمایا! جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی غرض تب پوری ہوگی جب تم تقویٰ پر چلو گے اور تقویٰ کیا ہے تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

س: گھروں میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے؟

ج: فرمایا! عملی نمونہ سب سے اہم چیز ہے جس کا اظہار آپ سب سے ہونا چاہئے۔ پھر آپ کے علم کے نمونے ہیں۔ اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے تعلق اور روحانیت میں ترقی کے نمونے ہیں، اگلی نسلوں کی تربیت اور انہیں خدا تعالیٰ سے جوڑنے اور جماعت کا فعال حصّہ بنانے کیلئے بھی آپ کے علمی عملی اور روحانی نمونے ضروری ہیں۔

س: احمدی آباؤ اجداد کے حوالہ سے حضور انور نے احمدی مستورات اور مردوں کو کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! آپ میں سے اکثر کے باپ دادا احمدی ہوئے تھے یہ بزرگ نیک تھے متقی تھے کچھ دیکھ کر اور خدا تعالیٰ سے ہدایت حاصل کر کے ہی احمدیت میں داخل ہوئے تھے اگر اپنے باپ دادا کی عزتوں کی حفاظت کرنی ہے تو ضروری ہے کے اپنی عملی اور روحانی حالتوں کی جگالی کرتے رہیں۔ ان کے جائزے لیتے رہیں کہاں تک درست ہیں۔

س: احمدیت کی روزافزوں ترقی کے ضمن میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! احمدیت نے تو انشاء اللہ تعالیٰ اب ترقی کرنی ہے اگر پرانے احمدیوں کے عملی نمونے نئے آنے والوں کے لئے مددگار رہونگے تو اس کا بھی ثواب ملے گا اگر عملی نمونے نہیں دکھائیں گے تو اللہ تعالیٰ نئے آنے والوں میں ہی عملی نمونے قائم کرنے والے پیدا فرماتا چلا جائے گا۔

س: مالی کے گاؤں جیجا کے ایک امام کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئے؟

ج: فرمایا! مالی کے عبداللہ ترارا صاحب نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ جس میں آپ نے اسے فرمایا کہ بیعت کرلو اور فلاح پاجاؤ اور اس کے بعد وہ کافی عرصہ تک اس کی تعبیر کی تلاش میں رہے۔ اب جب اللہ کے فضل سے FM ریڈیو سٹیشن ربوہ پر حضرت امام مہدی کی آمد کی خبر سنی تو مشن ہاؤس میں آئے اور اس وقت MTA چل رہا تھا اور میرا پروگرام کوئی ہو رہا تھا مجھے انہوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے ہی مجھے کہا تھا کہ بیعت کرلو اور فلاح پاجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اسی وقت بیعت کرلی۔

س: فلسطین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوا؟

ج: فرمایا! فلسطین کے ایک احمدی کہتے ہیں میں نے خلیفہ خامس کو خواب میں اسی لباس میں دیکھا جس میں وہ MTA پر نظر آتے ہیں۔ میں نے باقاعدگی سے MTA دیکھنا شروع کیا جس چیز نے سب سے زیادہ مجھے اپنی طرف کھینچا وہ (دین حق) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے آپ کی محبت ہے جس کے نتیجہ میں میں نے بیعت کا فیصلہ کیا ہے۔

س: حضور انور نے یمن سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی قبولیت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! یمن کے ایک احمدی کہتے ہیں کہ انہوں نے کئی بار خواب میں حضور کو دیکھا۔ ایک بار آپ کو خواب میں دیکھا آپ نے ویسا ہی لباس زیب تن کیا ہوا تھا جو M T A پر دکھائی دیتا ہے۔ پھر احمدیوں کے ساتھ رابطہ کے بعد ایم ٹی اے دیکھا تو خواب والے بزرگ آپ ہی تھے۔ اس کے بعد انہوں نے بیعت کرلی۔

س: گنی کراکری کے ایک لوکل مشنری کے بہنوئی کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح دین حق کے بارہ میں رہنمائی فرمائی؟

ج: کہتے ہیں کہ خواب میں مجھے ایک آواز سنائی دیتی ہے ''مرزا مسرور احمد'' اور یہ آواز تین دفعہ سنائی دیتی ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ ایک دن لوکل مشنری نے مرزا مسرور احمد نام لیا۔ میں نے جب یہ سنا مجھے اپنا خواب یاد آ گیا۔ جماعت سے متعلق میری دلچسپی بڑھی۔ اور میں نے جماعت کی کتب کا مطالعہ شروع کیا۔ ایک رات پھر خواب میں آسمان پر روشن الفاظ میں لکھا ہوا تھا کہ ''مرزا غلام احمد'' اور یہ نظارہ تین دفعہ دہرایا گیا اور ہر بار چمک پہلے سے بڑھ کر نظر آتی تھی اور میری آنکھ کھل گئی اس کے بعد میری تسلی ہوگئی اور خدا تعالیٰ نے میری راہنمائی فرمائی اور مجھے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کس نہج پر سوچنے کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! آج ہر مرد اور عورت کو اس نہج سے اس طریق پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ یقین و معرفت میں ترقی کس طرح کرنی ہے یا ہم نے کس طرح دنیا کی رنگینیوں سے بچنا ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر احمدیت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

س: خلیفۃ المسیح کی تربیت کا طریق بیان کریں؟

ج: فرمایا! یاد رکھیں کہ ہر خلیفہ نے اس طرح ان لائنوں پر تربیت کرنی ہے جس کے طریق حضرت مسیح موعود نے قائم فرمائے ہیں اور کر کے دکھائے ہیں۔ پس ہر خلیفہ حضرت مسیح موعود کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر تربیتی اور دعوت الی اللہ کے کام سرانجام دیتا ہے۔

س: سعادت کے حصول کا طریق بیان کریں؟

ج: فرمایا! سعادت اسی میں ہے کہ جو وقت کا خلیفہ بات کہے اس کے پیچھے چلیں اور اطاعت کے نمونے دکھائیں اس میں آپ کی کامیابی ہے اور اسی میں آپ کی نسلوں کی بقا ہے اور خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا چاہئے اور جب یہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی نشانات بھی ظاہر ہوں گے۔

☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی عہدیداروں کے دوروزہ ریفریشر کورس کی اختتامی تقریب میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

19 جنوری 2014ء کو لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور بالخصوص عہدیداروں کو نہایت اہم نصائح

❁ جب آپ اس ریفریشر کورس سے واپس اپنی مجالس میں جائیں تو جو کچھ معلومات آپ نے یہاں سے حاصل کی ہیں وہ آپ دوسری ممبرات تک پہنچائیں اور سب سے اہم پیغام جو آپ دوسروں تک پہنچائیں وہ یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی محبت دِلوں میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ❁ حضرت مسیح موعود کا فرمان ہے کہ سچائی، دیانتداری، مخلوق سے شفقت یہ تینوں خُلق میری جماعت کے امتیازی نشان ہیں۔اس لئے ہر جماعتی عہدیدار کو سچائی کا بہت اعلیٰ معیار پیش کرنا ہوگا۔ ❁ جماعتی عہدیدار ہونے کی حیثیت سے آپ کو اپنے ماتحتوں اور جماعت کے دوسرے افراد کے ساتھ محبت، نرمی اور رحمدلی کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ ❁ لجنہ کی عہدیداران جنہیں مختلف ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ انقلابی روحانی تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں۔ ❁ یہ بھی یاد رکھیں کہ صرف جماعت کے افراد کی تربیت کرنا ہی آپ کا فرض نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک اور بہت عظیم ذمہ داری جو آپ پر ڈالی گئی ہے وہ دعوت الی اللہ ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ دین حق کی سچی اور خوبصورت تعلیمات کو ساری دنیا میں پھیلائیں۔

رپورٹ مرتبہ: مکرمہ حامدہ سنوری فاروقی صاحبہ۔لندن

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے زیر اہتمام لجنہ کی عہدیداروں کا دوروزہ ریفریشر کورس 18 اور 19 جنوری 2014ء کو بیت الفتوح لندن میں بخیروخوبی منعقد ہوا۔اس ریفریشر کورس میں لجنہ برطانیہ کی کل 103 مجالس میں سے ایک سو مجالس کی نمائندہ خواتین نے شرکت کی۔ اس ریفریشر کورس کے اختتامی اجلاس کو ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے رونق بخشی اور تمام عہدیداروں سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں نہایت اہم نصائح سے نوازا۔خطاب کے بعد ایک مختصر مجلس سوال و جواب میں حضور انور نے خواتین کے استفسارات کے جواب ارشاد فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سٹیج پر تشریف آوری کے بعد تلاوتِ قرآن کریم کے ساتھ ریفریشر کورس کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد تمام حاضرات نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں لجنہ اماء اللہ کا عہد دہرایا۔اس کے بعد جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ برطانیہ محترمہ طلعت ساقی صاحبہ نے ریفریشر کورس کی مختصر رپورٹ پیش کی جس میں بتایا کہ گزشتہ روز حاضری 850 تھی۔آج کی حاضری 951 ہے۔لجنہ اماء اللہ کی نمائندگان ملک بھر سے لمبے سفر کر کے شریک ہوئی ہیں، جن میں نارتھ مڈلینڈ، ویلز اور سکاٹ لینڈ شامل ہیں۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ان دو دنوں میں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والی عہدیداروں نے اپنے اپنے شعبہ کے بارہ میں مختلف ڈسکشن اور (Work-Shops) کے پروگراموں میں شامل ہو کر تفصیلی تعارف حاصل کیا۔شعبہ جات کی مرکزی سیکرٹریز نے بھی ہدایات دیں۔حضور انور کے لجنہ سے خطابات ''احمدی خواتین کی ذمہ داریاں'' جو کتابی صورت میں لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے شائع کئے ہیں، اردو اور انگریزی میں بہنوں کے لئے مہیا کئے گئے۔ بہنوں کو توجہ دلائی گئی کہ وہ ان کو پڑھیں اور عمل پیرا ہوں۔نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے ہفتہ کے روز اپنی تقریر میں نمائندگان کی توجہ خواتین کی ذمہ داریوں کی طرف مبذول کروائی۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ اکتوبر سے اب تک کے تین ماہ میں لوکل مجالس میں لجنہ اماء اللہ نے مختلف شعبہ جات میں مرکز کی ہدایات کے مطابق کام شروع کر دیا ہوا ہے۔

بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو میں مفہوم اپنی ذمہ داری پر پیش ہے۔

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کا یہ ریفریشر کورس کامیابی کے ساتھ ختم ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے اِس سے بہت فائدہ اُٹھایا ہوگا اور بہت سی نئی چیزیں سیکھی ہوں گی۔بعض بہت اہم اُمور جو ہر احمدی عورت اور مرد کو یاد رکھنے چاہئیں اور پوری طرح سمجھنے چاہئیں وہ جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد ہیں۔ یہ وہ مقاصد ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
حضرت مسیح موعود کو اس لئے بھیجا گیا تھا کہ وہ اعلیٰ اخلاق جو دنیا سے معدوم ہو گئے ہیں، جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سکھائے تھے، انہیں دوبارہ قائم کیا جائے۔حضرت مسیح موعود (دین حق) کی خالص اور پاکیزہ تعلیمات کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔اِسی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ آپ کو صادق کے طور پر بھیجا گیا ہے یعنی ایک سچّے اور دیانتدار مصلح کے طور پر جن کا مقصد ایک ایسی جماعت کا قیام تھا جو خدا تعالیٰ سے خالص محبت کرنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میں آپ کو یہ یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ جب آپ اِس ریفریشر کورس سے واپس اپنی مجالس میں جائیں تو جو کچھ معلومات آپ نے یہاں سے حاصل کی ہیں وہ آپ دوسری ممبرات تک پہنچائیں اور سب سے اہم پیغام جو آپ دوسروں تک پہنچائیں وہ یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی محبت دِلوں میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔مگر یہ عظیم مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جب تک آپ خود خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک مخلصانہ اور سچا تعلق پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔ جب آپ اللہ تعالیٰ سے سچّی محبت پیدا کرلیں تو صرف تب ہی آپ اپنے تمام کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنے والی ہوں گی۔ جب آپ خدا تعالیٰ سے حقیقی رنگ میں محبت پیدا کرلیں گی تو صرف اُسی صورت میں آپ دنیا کی محبت اور مادی چیزوں کی محبت کو دھتکار سکیں گی۔ جب آپ اس مقام پر پہنچ جائیں گی تو پھر اللہ تعالیٰ کی محبت ہر دوسری چیز پر غالب آجائے گی۔

حضرت مسیح پاک نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے اس لئے مامور فرمایا ہے کہ ایک نیک جماعت کا قیام ہو جس کے افراد نیک ہوں اُن کے دل پاک و صاف ہوں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا نمونہ پیش کرنا کوئی آسان کام نہیں۔اِس کے حصول کے لئے بہت محنت اور ریاضت درکار ہے اور مستقل کوشش اور سعی اپنی ذاتی اِصلاح کے لئے کرنا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اکثر اپنے اجلاسوں اور اجتماعات میں مضامین پڑھتی ہیں، تقاریر کرتی ہیں جن میں وہ بہت اعلیٰ مثالیں پیش کرتی ہیں۔مثال کے طور پر حضرت اُمِّ عمارہؓ اور اُن کی غیر معمولی قربانیوں کا ذکر کرتی ہیں۔ مَیں نے بھی اُن صحابیاتؓ کا ذکر خیر اپنی تقاریر میں کیا ہے۔اسی طرح اکثر اُن عظیم الشان مالی قربانیوں کا ذکر بھی کیا جاتا ہے جو صحابیاتؓ نے پیش کیں۔ یہ بات درست ہے کہ بہت بڑی تعداد احمدی خواتین کی ایسی ہے جنہوں نے اسی طرح مالی قربانی کے بہت اعلیٰ معیار پیش کئے ہیں مگر پھر بھی بعض مواقع پر جذباتی قربانی اور بعض ذاتی اُمور میں قربانی کے وقت کمزوری دکھانے کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ اِس سلسلہ میں بہت زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے کہ تربیت کو بہتر بنایا جائے۔ اگر سب افرادِ جماعت دوسروں کی خاطر اپنے ذاتی جذبات کی قربانی پیش کرنے کی طرف توجہ دیں تو وہ دیکھیں گے کہ اس کے کس قدر خوشکن پھل اور نیک نتائج اُنہیں حاصل ہوں گے۔گھروں میں امن کا ماحول پیدا ہو جائے گا۔میاں بیوی کے

تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے اور بچوں کی نشوونما اور تربیت بہت اعلیٰ رنگ میں ہونے لگے گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بہت ہی فکر انگیز بات ہے کہ آج کے معاشرہ میں ہماری بعض بچیاں ماحول سے متاثر ہوکر اور کچھ سہیلیوں کے دباؤ میں آکر برے ماحول کے اثرات قبول کرنے کی طرف مائل ہونے لگتی ہیں۔ ایک خراب عادت جو تیزی سے ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں میں رواج پا رہی ہے وہ شیشہ (یعنی حقّہ) کا استعمال ہے۔ جس کا مَیں نے حال ہی میں خطبہ جمعہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ کہا یہ جاتا ہے کہ شیشہ ضرر رساں نہیں ہے اور اس کا استعمال اکثر کھلے عام public places میں اور ہوٹلوں میں کیا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شیشہ (حقہ) میں بھی ایسی چیزوں کی ملاوٹ کر دی جاتی ہے جو نشہ پیدا کرتی ہیں یا نشہ کی عادت ڈال دیتی ہیں جس کے لئے بار بار لوگوں کو طلب پیدا ہوتی ہے۔ مجھے بعض ایسے لڑکے اور لڑکیوں کے بارہ میں بتایا گیا ہے جو اپنے بڑوں کو کہتے ہیں کہ اس میں کوئی ضرر رساں چیز نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی ملاوٹ ہے اور اسی لئے یہ کھانے کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وہ جو بھی کہیں، **شیشہ پینا ایک برائی ہے اور میرے نزدیک یہ سگریٹ نوشی سے بھی بدتر حرکت ہے۔** کیونکہ اگر کوئی سگریٹ پیتا ہے تو اردگرد والوں کو علم ہو جاتا ہے اور وہ اُس شخص کو اس برائی سے بچنے میں مدد دے سکتے ہیں اور مزید یہ کہ سگریٹ کے پیکٹ پر درج کیا جاتا ہے کہ اس میں کیا اجزاء ہیں۔ ویسے تو بعض صورتوں میں سگریٹ میں بھی مضر اجزاء ملائے جاتے ہیں مگر اُس پر کہیں نہ کہیں پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ مگر شیشہ میں تو بعض دفعہ خاموشی سے مضر اجزاء ملا دیئے جاتے ہیں تا کہ اس کی عادت پکی ہو۔ اگر نہ بھی ملاوٹ ہو تو بھی بہرحال شیشہ کا استعمال مضر ہے۔ اس وجہ سے آپ کے لئے ضروری ہے کہ دوسروں کو بھی اس طرف توجہ دلائیں کہ اسے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ لجنہ کی ممبرات کو یہ کام ضرور کرنا چاہئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ آپ کی بعثت کے مقاصد میں سے یہ ایک اہم مقصد ہے کہ نیکیوں کے حصول کے لئے ایک ایسی جماعت قائم ہو جو خدا تعالیٰ کو ہر حال میں فوقیت دینے والی ہو۔ اور نیک راہوں پر ثبات قدم سے چلنے کی راہ میں کسی چیز کو رکاوٹ نہ بننے دے۔ خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر فوقیت دینے کا مطمح نظر ایسا معیار ہے جسے حاصل کرنے کے لئے بہت قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ جو چیزیں ان راہوں میں روڑے اٹکانے کا باعث بن سکتی ہوں اُن سے کلیتًا اجتناب ضروری ہے۔ وہ اُمور جن سے آپ کے ایمان اور اخلاق کو خطرہ درپیش ہو انہیں راستہ سے ہٹانے کے لئے اخلاقی میدان میں بہت مضبوط قدموں سے چلنا اور چوکس رہتے ہوئے مضبوط ارادوں کے ساتھ آگے بڑھنا ضروری ہے۔ بلاشبہ اِن معاملات پر بھرپور توجہ دینا ضروری ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یاد رکھیں! جماعت احمدیہ کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے خود فرمایا ہے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کو ایک ایسی جماعت عطا کی جائے گی جن کے دل ہر برائی سے پاک ہوں گے اور وہ اپنے دین کو خالص رکھیں گے اور دنیاوی چکاچوند اور محبت سے متاثر ہوکر دین میں بگاڑ پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے مزید یہ بھی فرمایا کہ آپ کی جماعت اُن لوگوں پر مشتمل ہوگی جو قرآن کریم کی اصل تعلیمات پر اپنی زندگیوں میں عمل پیرا ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم اِن خصوصیات کو اپنی زندگیوں میں جاری نہیں کرتے اور ان تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہوتے تو پھر خدا تعالیٰ ہماری جگہ اُن لوگوں کو لے آئے گا جو ہم سے بہتر ہوں۔ بہرحال خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود کو ہمیشہ پاک افراد عطا فرماتا چلا جائے گا۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اُٹھ کھڑے ہوں اور اس بات کا ثبوت دیں کہ ہم اِس معیار پر پورے اترتے ہیں۔ ہمیں اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اُس اعلیٰ معیار پر پہنچ جائیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود نے ہم سے کی ہے۔ مزید یہ کہ ہم پہلے اپنی اصلاح کریں اور پھر اپنے اردگرد دوسرے افراد کی اصلاح کے لئے کوشاں ہو جائیں۔

ہم ہمیشہ نہایت خوشی اور فخر سے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی چنیدہ جماعت ہے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو اپنا فضل اور برکت عطا فرمائی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ یہ ایسی جماعت بن جائے جو دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ مگر اِس صورت میں کہ ہم اپنی اصلاح نہ کریں اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر عمل نہ کرنے والے ہوں تو پھر ہم دوسروں کے لئے نمونہ پیش کرنے والے کس طرح ہو سکتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوں گے تو آئندہ آنے والی نسلیں ہمارے بارہ میں شکوہ کریں گی کہ اگر یہ لوگ اچھے نمونہ پر کاربند ہوتے تو ہم بھی محفوظ رہتے اور ہدایت کے راستہ پر عمل پیرا رہتے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیشہ یاد رکھیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کا فرمان ہے کہ سچائی، دیانتداری، مخلوق سے شفقت یہ تینوں خلق میری جماعت کے امتیازی نشان ہیں۔ اس لئے ہر جماعتی عہدیدار کو سچائی کا بہت اعلیٰ معیار پیش کرنا ہوگا۔ اِس کا معیار قرآن کریم نے واضح طور پر بیان فرما دیا ہے کہ اگر تمہیں اپنے یا اپنے والدین یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ یہ سچائی کا وہ معیار ہے جسے ہر عہدیدار کو پیش کرنا ہوگا۔ جب سچائی اور دیانتداری کا یہ معیار آپ پیش کر رہی ہوں گی تو اس صورت میں جو بھی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی ہو آپ اُس کی اہل ہوں گی۔ اور صرف اسی صورت میں آپ اُن فرائض کو صحیح رنگ میں ادا کر سکیں گی جو لجنہ اماء اللہ کے سپرد کئے جاتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سچائی کا تقاضا ہے کہ **جب آپ لجنہ کی کارکردگی کی رپورٹ بھجوائیں تو وہ بالکل سچی اور صحیح رپورٹ ہو۔ آپ کو رپورٹ محض اس غرض سے نہیں بھیجنی چاہئے کہ اعلیٰ نمبر یا اعلیٰ پوزیشن حاصل ہو۔** اسی طرح جب اجتماعات وغیرہ میں آپ کسی مقابلہ میں حصہ لیں تو آپ کی غرض یہ نہیں ہونی چاہیے کہ آپ انعام حاصل کر سکیں بلکہ آپ کی خواہش یہ ہونی چاہئے کہ اس ذریعہ سے آپ اپنے علم میں اضافہ کرنے والی ہوں اور دوسروں کو بھی اس علم کا فیض پہنچانے والی ہوں۔ لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبرات اسی جذبہ کے تحت اپنے پروگراموں اور تقاریب کی تیاری کیا کریں۔ ساتھ ہی اس بات پر نظر رکھیں کہ ہر حال میں سچائی اور دیانتداری کو فوقیت دینی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور اہم خُلق جو تمام جماعتی عہدیداروں میں ہونا چاہئے وہ شفقت اور ہمدردی ہے۔ جماعتی عہدیدار ہونے کی حیثیت سے آپ کو اپنے ماتحتوں اور جماعت کے دوسرے افراد کے ساتھ محبت، نرمی اور رحمدلی کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ آپ کے دلی محبت اور شفقت کے جذبات دوسروں کو آپ کے اور بھی قریب کر دیں گے اور اس سے جماعتی کاموں کی طرف بھی کشش پیدا ہوگی اور اس طرح ان کا جماعت سے تعلق بھی مضبوط ہوگا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کہ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ یہ آپ کی محبت اور شفقت ہے جس کی وجہ سے لوگ مقناطیسی قوت کے ساتھ آپؐ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور اگر آپؐ اپنے رویہ میں سخت ہوتے اور درگزر کرنے والے نہ ہوتے تو لوگ آپؐ سے مایوس ہوکر دُور ہو جاتے۔ لہٰذا عہدیدار ہونے کی حیثیت سے آپ کے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آپ نے ہر ممبر لجنہ اماء اللہ اور ناصرات سے شفقت، خلوص اور رواداری سے پیش آنا ہے۔ اُن کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔ اُن کی تکلیف کا احساس آپ کو ایسے ہونا چاہئے جیسے اپنی تکلیف کا۔ اِس صورت میں بھی کہ کوئی آپ سے سختی یا بدتمیزی سے پیش آئے، آپ کو اپنے جذبات پر قابو رکھنا ہوگا۔ اُن کی اصلاح محبت اور نرمی سے کرنے کی کوشش کریں۔ ہر قسم کی عداوت یا رنجش کو اپنے دل و دماغ سے صاف کر دیں۔ کوشش کریں کہ دلی ہمدردی کے ساتھ دوسرے کی اصلاح ہو جائے۔ بجائے اس کے کہ دوسرے کو غصہ کے ساتھ دھچکا لگے اور وہ اس دھکا لگنے سے مزید دُور ہو جائے۔ بہت ہی دُکھ کے ساتھ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا کہ جب آپ اپنی جماعت کی حالت دیکھتے ہیں تو آپ کو بہت دُکھ ہوتا ہے کہ جماعت ابھی تک اُس روحانی حالت کو نہیں پہنچی جہاں انہیں ہونا چاہئے۔

پھر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جب مَیں خدا تعالیٰ کے وعدوں کو دیکھتا ہوں تو بہرحال دل کو حوصلہ، تقویت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم حضرت مسیح موعود کی توقعات اور امیدوں پر پورے اتریں۔ خاص طور پر لجنہ کی عہدیداران جنہیں مختلف ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے اندر انقلابی روحانی تبدیلیاں پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود کی فکر کو دور کرنے والی ہوں اور پھر وہ اُن برکات کو حاصل کرنے والی بن جائیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت سے کیا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک بہت ہی اہم اور بنیادی نصیحت جو حضرت مسیح موعود نے فرمائی، یہ تھی کہ آپ کے ماننے والے صرف لفّاظی کی حد تک نہ رہیں بلکہ اشد ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اپنی اصلاح پر توجہ مرکوز کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ سب اس طرف خاص توجہ دیں۔ اسی وجہ سے مَیں نے حال ہی میں بہت سے خطبات جمعہ ذاتی اصلاح کرنے کے موضوع پر دیئے ہیں۔ ہر شخص کو ان امور پر توجہ دینی چاہئے۔ جب صرف اپنی اصلاح پر توجہ مرکوز ہوگی تو تب ہی ہم حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود کی امیدیں اور توقعات کیا تھیں جو ہم سے وابستہ ہیں؟ اُس کی ایک خوبصورت مثال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے (دین حق) کو ایک درخت قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم اِس درخت کی شاخیں ہو۔ اس لئے اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے نمونہ سے احسن طریق پر اس کی حفاظت کرو۔ آپ نے فرمایا کہ نہ صرف تم اس درخت کی شاخیں ہو بلکہ اس کے محافظ بھی ہو۔ اس لئے پہلے تو ہمیں خود ثابت قدمی سے کوششیں کرنی ہوں گی۔ ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہوگا اور پھر دوسروں میں بھی یہ وصف پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو عہدیداروں کا یہ فرض ہے کہ وہ خود یہ خصوصیات اپنے اندر پیدا کریں پھر دوسروں میں بھی انہیں پھیلائیں اور رائج کریں۔ اس طرح ایک کے بعد دوسرا نیک نمونہ قائم ہوگا۔ اس طرح (دین حق) کا درخت ہمیشہ حفاظت میں رہے گا اور مسلسل پھلتا پھولتا اور بڑھتا رہے گا۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں وہ طریق سکھائے ہیں جن کے ذریعہ اس درخت کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔ یعنی اس کی حفاظت مثالی (احمدی) بن کر کی جاسکتی ہے۔ مزید فرمایا کہ اس کو حاصل کرنے کا طریق یہ ہے قرآن کریم کو پڑھا جائے اور اس کی پاک تعلیمات کو اپنی زندگی میں عمل کے ذریعہ قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ہمیں مزید بتایا کہ

دوسرا ذریعہ اس درخت کی حفاظت کا یہ ہے کہ جو اچھی خصوصیات آپ خود حاصل کرلیں وہ دوسروں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔لہٰذا جو بھی اچھی عادت یا صلاحیت آپ اپنے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہوں، وہ دوسرے احمدیوں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں جن کے ساتھ آپ رابطہ میں ہوں یا جہاں آپ اثر رکھتے ہوں۔حضور نے فرمایا کہ اس کام کو ہمیشہ محبت اور شفقت کے ساتھ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بھی یاد رکھیں کہ صرف جماعت کے افراد کی تربیت کرنا ہی آپ کا فرض نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک اور بہت عظیم ذمہ داری جو آپ پر ڈالی گئی ہے وہ (دعوت الی اللہ) ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ (دین حق) کی سچی اور خوبصورت تعلیمات کو ساری دنیا میں پھیلائیں۔اس میں کامیابی حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ آپ خود (دینی) تعلیمات کی اصلی تصویر بن جائیں، ایسا نمونہ پیش کریں جسے دوسرے اپنانے کی کوشش کریں۔ یہ نہ ہو کہ آپ دوسروں کے واقعات سنیں یا زبان سے دہرادیں کہ صحابہؓ کے یہ واقعات ہیں۔آپ بھی اُن صحابہؓ کے نقش قدم پر چل کر وہی نمونہ دکھائیں تو صرف اور صرف تب ہی آپ (دین حق) کے درخت کو تقویت پہنچانے والی ہوں گی۔خدا تعالیٰ آپ سب کو اس طریق پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ اور آپ اس ریفریشر کورس سے واپس اپنے گھروں کو جائیں تو آپ کے اندر ایک نئی روح اور توانائی پیدا ہو چکی ہو جس کے ساتھ آپ اپنے فرائض کو سرانجام دینے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے کہ آپ اپنی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو مزید یہ توفیق بھی عطا فرمائے کہ آپ ایک روحانی انقلاب اپنی مجلس میں پیدا کرنے والی ہوں خواہ وہ بڑی مجلس ہو یا چھوٹی۔خدا تعالیٰ آپ کو اِن کوششوں میں کامیابی عطا فرمائے اور لجنہ اماء اللہ کو بے شمار برکات سے نوازتا چلا جائے۔آمین۔

....

خطاب کے اختتام پر حضورِ انور نے دریافت فرمایا کہ کیا تمام حاضرات کو انگریزی میں کارروائی سمجھ آ گئی ہے؟ مزید فرمایا جن کو سمجھ نہیں آئی وہ صدر لجنہ سے ریکارڈنگ لیں اور جو یہاں پر کام ہوا ہے، ہدایات دی گئی ہیں یا تبادلہ خیال ہوئے ہیں اُس کی ریکارڈنگ لے کر سنیں تا کہ آپ کو علم ہو اور ساتھ ہی یہ کہ آپ اُس پر عمل کرسکیں۔حضور انور نے فرمایا کہ ان معاملات میں سیکھنا زیادہ اہم ہے۔شرماتے نہیں رہنا چاہئے، جب بات سمجھ نہ آئے تو پوچھ لینا چاہئے۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

....

مجلس سوال و جواب

اس کے بعد خواتین کی طرف سے کچھ سوالات پیش کئے گئے۔حضور انور نے اُن کے جواب عطا فرمائے۔ذیل میں بعض سوال و جواب اپنی ذمہ داری پر اختصار کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہیں۔

❁ ......ایک بہن نے اپنی بیٹی کا سوال عرض کیا کہ جب آپ کہتے ہیں کہ دعا کرو تو خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ اگر دعا قبول نہیں ہوتی تو کہہ دیا جاتا ہے کہ کوئی مصلحت ہوگی۔اس بچی کو کس طرح تسلّی بخش جواب دیا جائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے۔غیب کو بھی جانتا ہے اور حاضر کو بھی وہ جانتا ہے کہ کیا چیز بہتر ہے۔ اگر کوئی کسی رشتہ کی خواہش کرے تو وہ اس کے لئے دعا کرے۔اسی لئے استخارہ کا حکم ہے کہ ہوسکتا ہے جو خواہش تھی وہ بہتر نہیں تھی۔ پھر اگر کسی کا مثال کے طور پر خیال ہے کہ وہ دعا کرے کہ میری پہلی پوزیشن آ جائے تو ہوسکتا ہے اس کی محنت کا قصور ہو۔ تم نے محنت کی مگر ہوسکتا ہے دوسروں نے اور زیادہ محنت کی ہو۔ جب اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ فلاں نے زیادہ محنت کی تو اُس کو reward ملا۔ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ دعا سنتا ہے۔ بچوں کی بھی سنتا ہے۔ لڑکیاں بھی کئی دفعہ بتاتی ہیں کہ اُن کی دعا قبول ہوئی۔ان خاص حالات میں یہ سوچنا کہ دوسرا عیسائی یا کسی اَور مذہب کا تھا تو پھر اسے کیوں کامیابی ملی؟ جو محنت ہے اس کا reward اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے ورنہ تو یہ اللہ تعالیٰ کی ناانصافی ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا اپنا تجربہ ہے کہ ایک دفعہ میرا ایک مضمون کا پرچہ خراب ہوگیا۔فیل ہونے کا امکان تھا۔ جب تک نتیجہ نہیں آیا مَیں دعائیں کرتا رہا۔اللہ تعالیٰ سے چمٹا رہا۔ نتیجہ نکلنے سے پہلے خود Examination بورڈ نے سوچا کہ پرچہ مشکل تھا۔ لہٰذا اُنہوں نے کچھ Grace Marks سب کو دے دیئے جس سے مَیں بھی پاس ہوگیا۔

❁ ......ایک بہن نے کہا ہم کہتے ہیں خدا تعالیٰ ستّر ماؤں سے زیادہ شفیق ہے مگر بعض واقعات اور حادثات ایسے ہوتے ہیں کہ پھر ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال آپ کا چھوٹا ہے مگر اس کا جواب بہت بڑا ہے۔اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اگر میں انسانوں کو فوری سزا دینے پر آؤں تو اس کے نتیجہ میں یہ نہیں فرمایا کہ تمام انسانوں کو ختم کردوں بلکہ فرمایا دنیا میں جو زندگی ہے اسے ختم کردوں۔یعنی جس پہ تم depend کرتے ہو اُسے ختم کردوں۔ بہت ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہوتا ہے کہ دنیا کی اصلاح اس طرح کرنی ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ صرف غریب ملکوں پر آفات آتی ہیں۔پچھلے کچھ عرصہ سے امریکہ پر مختلف آفات آرہی ہیں۔طوفان آرہے ہیں۔ پچھلے دنوں کینیڈا میں بھی سخت طوفان آیا۔ کیلگری میں کسی لڑکے نے مجھے پوچھا کہ غریب ملکوں پر کیوں آفات آتی ہیں۔مَیں نے کہا امریکہ میں بھی آفات آتی ہیں، یہاں بھی آتی ہیں۔میرے آنے کے بعد کیلگری (کینیڈا) میں ایسی طوفانی بارشیں ہوئیں کہ جو امیر لوگ ہیں اُن کے گھر بھی ڈوب گئے۔اللہ تعالیٰ کو علم ہے اُس نے کہاں سزا دینی ہے اور کس طرح اصلاح کرنی ہے۔امیر بھی مرتے ہیں لیکن امیروں کی زندگیاں غریبوں پر، عوام الناس پر depend کر رہی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہیں ختم کرنے کے لئے کسی کو بھی ختم کرسکتا ہوں۔

❁ ......ایک بہن نے سوال کیا کہ اُن کی غیراز جماعت سہیلی نے عید میلاد النبیؐ کے موقع پر اپنے گھر میں ایک جلسہ کیا ہے اور شرکت کی دعوت دی ہے۔ کیا وہاں شمولیت درست ہوگی؟ حضور نے دریافت فرمایا کہ اُن کا اس تقریب میں کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ عرض کیا گیا کہ اُن کا طریقہ مختلف ہے۔نعتیں پڑھی جاتی ہیں۔آخر میں تمام حاضرات اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہیں کہ آنحضورؐ کی سواری آرہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اُن کا یہ طریق درست نہیں مگر آپ اس تقریب میں شامل ہوسکتی ہیں۔نعتیں سنیں اور اگر ان کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں تو خود مضمون لکھ کر لے جائیں اور پڑھ کر انہیں سنائیں۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا جو علم ایک احمدی کو ہے وہ دوسروں کو نہیں۔ جب وہ آخر میں کھڑے ہو کر میلاد پڑھتی ہیں تو اخلاقاً آپ کھڑی ہوسکتی ہیں مگر ان کا یہ طریقہ غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی سواری نہیں آتی۔

❁ ......ایک بہن نے سوال کیا کہ: مجھے ایک نئی احمدی خاتون ملی تھیں وہ Norway کی رہنے والی ہیں۔ان کی شادی نہیں ہوئی۔ وہ چاہتی ہیں کہ ان کی شادی ہو جائے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب کوئی احمدی ہوتا ہے، اسے بھی اور جو پہلے سے احمدی ہوں انہیں بھی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اپنے دین کی خاطر اپنے جذبات کی قربانی کرتے ہوئے کسی احمدی سے ہی شادی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے ان کی تفصیل بھیج دیں۔ میں بھی کوشش کروں گا کہ ان کے لئے کوئی مناسب رشتہ دیکھا جاسکے۔

❁ ......ایک اور سوال پیش ہوا کہ جب ہم اجتماع کے لئے یا کسی اور تقریب پر لنڈن آتے ہیں تو ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم حضور کے ساتھ نمازیں پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ صدر صاحبہ سے کہیں وہ انتظام کردیا کریں تو آپ آ کر بیت فضل میں نماز پڑھ لیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اجتماع پر تو میں ایک دو مرتبہ شرکت کرتا ہوں اور نماز بھی یہاں پڑھاتا ہوں۔

❁ ......ایک بہن نے سوال کیا کہ لجنہ کا خدمت خلق کا جو لائحہ عمل ہمیں بتایا گیا ہے۔اس میں بتایا گیا ہے کہ کسی وفات یافتہ کے آخری غسل کا کیا طریق ہے۔ کیا جماعت میں اس سلسلہ میں انتظام ہوسکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک احمدی نے مجھے اطلاع دی تھی کہ وہ اس قسم کی کوئی کمپنی بنانا چاہتے ہیں جہاں وفات یافتہ کو نہلانے اور کفن دفن وغیرہ کا انتظام کیا جائے گا۔ہم اس پر غور کررہے ہیں کہ احمدی ہی تمام کارروائی کیا کریں۔

❁ ......ایک بہن نے سوال کیا کہ ہماری مجلس میں ایک خاتون نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ان کا سوال ہے کہ عید اور رمضان وغیرہ میں دو تین دن کا فرق کیوں ہو جاتا ہے۔حضور نے فرمایا: دو تین دن کا فرق نہیں ہوسکتا۔آنحضرتؐ نے ہمیں طریق بتا دیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت فرما دی ہے۔ ان ملکوں میں اکثر بادل رہتے ہیں۔ یہاں چاند موسم یا وقت کی وجہ سے نظر نہیں آتا۔کبھی Eastern hemisphere میں نظر آ جاتا ہے اور کبھی Western hemisphere میں۔حضور نے فرمایا میں نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو جائزہ بھی لیں اور سائنسی حقائق کو دیکھ کر نتیجہ پیش کیا کریں۔اگر موسم صاف ہو اور دیکھنے میں دشواری نہ ہو تو اپنی آنکھوں سے چاند نظر آ جانا چاہئے۔یہی ہمارا طریق ہے کہ naked eyes سے یعنی آنکھوں سے (بغیر آلات کی مدد کے) دکھائی دے اُس وقت اسے تسلیم کیا جائے۔اگر بادل ہوں مگر سائنسی ذرائع سے معلوم ہوسکے کہ اگر آسمان صاف ہوتا تو اپنی آنکھوں سے چاند نظر آ جاتا تو پھر بھی اسے ہم تسلیم کر لیتے ہیں۔

❁ ......ایک بہن نے سوال کیا کہ Jehova's witness جو ہیں، انہیں دعوت الی اللہ کرنی چاہئے یا نہیں؟ جو کٹر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پادریوں نے ہمیں کہا ہوا ہے کہ احمدیوں کی بات نہ سنا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصاف تو یہ ہے کہ وہ اپنا مؤقف بیان کریں اور ہمارا بھی سنیں مگر (دعوت الی اللہ) ہمیں تمام لوگوں کو کرنی چاہئے۔ Jehova's witness میں سے بھی بعض افراد احمدی ہوئے ہیں۔ اس لئے ان سے تبادلہ خیال بھی کرلیا کریں۔ان سے کہیں ایک دفعہ ہماری بات بھی سن لو، بعد میں اپنا بھی ضرور بتاؤ۔

❁ ......ایک بہن نے سوال کیا کہ لندن آنے کیلئے ہم لجنہ کو ٹرانسپورٹ کی بہت مشکل ہوتی ہے۔ جماعت اگر کوئی بس خرید لے تو ہمیں سہولت ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: فی الوقت تو یہ مشکل ہے۔اس وقت آپ کرایہ خرچ کر کے ہی سفر کرلیا کریں۔

❁ ......ایک بہن نے سوال کیا کہ تجلّیاتِ الٰہیہ کے نظارے ہر دل پر ایک طرح نہیں ہوتے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کے دلائل ہر کسی کو ایک طرح نہیں سمجھ آتے۔کیا یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے یا اپنی کوشش سے بھی ہوسکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس میں خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہوتا ہے جس میں انسان کی اپنی کوشش کا بھی دخل ہوسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو میرے راستہ میں سعی کرتا ہے میں اسے اپنی طرف ہدایت دے دیتا ہوں۔ایک تو کوشش ہوتی ہے اور دوسرے خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا

ہے۔اس زمانہ میں درود شریف اس فضل کو حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

۞ ......ایک بہن نے بتایا کہ انہوں نے (دعوت الی اللہ) کے لئے بہت سے Church groups سے رابطہ رکھا ہوا ہے۔ بریڈفورڈ میں بہت سے مسلمان فرقوں کی مساجد ہیں۔یہ سب ہماری جماعت کی مخالفت کرتے ہیں۔اور ہمارے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ ہمارے عیسائی جاننے والے ہمارے پروگراموں میں آتے ہیں اور ہمارے خیالات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور تعاون کرتے ہیں مگر سنّی مسلم خواتین تک پیغام کس طرح پہنچایا جائے۔کیا ہم ان کی بین المذاہب تقاریب میں شامل ہوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب آپ inter faith پروگرام کریں تو انہیں شمولیت کی دعوت دیں۔آپ خود انہیں (دین حق) کی خوبصورت تعلیمات پر لیکچر دیں۔ عیسائیوں کو عیسائیت کی تعلیمات پر لیکچر کی دعوت دیں۔ جب بھی آپ inter faith پروگرام بنائیں تو اُن خواتین کو دعوت دیں۔آپ (دینی) تعلیمات خود پیش کریں۔ عیسائی نمائندہ کو بھی بلائیں۔ یہودی نمائندگی کے لئے بھی کسی کو بلائیں۔ جب آپ (دین حق) کی سچی تعلیمات پیش کریں گی تو جو شامل ہوں گے وہ سمجھ لیں گے کہ آپ (دین حق) کی صحیح تعلیمات پر عمل کرتی ہیں۔ بجائے ان کے inter faith پروگرام میں جانے کے آپ ان سے ذاتی تعلقات رکھیں تو وہ آپ کی تقاریب میں شامل ہوں گی۔ وہ تو خود بھی آپس میں متحد نہیں ہیں۔ آپ جب انہیں یہ احساس دلائیں گی کہ ہم (دین حق) کی صحیح تعلیم پر عمل کرتے ہیں تو وہ خود ہی جا کر اپنے حلقوں میں لوگوں کو بتائیں گی کہ احمدی خدائے واحد پر ایمان رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

۞ ......ایک بہن نے سوال کیا کہ اس ملک میں سکول یا کسی کام وغیرہ کی غرض سے باہر جائیں تو مرد وخواتین کا ہاتھ ملانے کا رواج ہے جس سے دشواری محسوس ہوتی ہے۔حضور راہنمائی فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عام طور پر مرد ہاتھ آگے نہیں کرتے۔ ہاتھ ملانا ضروری نہیں۔لیکن ضروری ہے کہ آپ طریقے سے سمجھائیں کہ یہ ہماری مذہبی روایات میں سے ہے کہ عورتیں مردوں سے ہاتھ نہیں ملاتیں۔ یہاں پر اکثر لوگ آپ کی مذہبی روایات کا احترام کرتے ہیں۔ اگر کبھی کوئی مجبوری کی صورت ہو اور ہاتھ ملانا پڑے تو آرام سے سمجھائیں، اگر آپ درشتی سے کہیں گی تو ظاہر ہے وہ برا منائیں گے۔ حضور نے فرمایا لجنہ کو چاہئے کہ وہ اپنے مردوں کی بھی اصلاح کریں کہ وہ خود بھی عورتوں سے ہاتھ ملانے سے اجتناب کریں۔

اس دلچسپ مجلس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت فضل لندن تشریف لے گئے۔

مکرم نسیم احمد ہرل صاحب

میری والدہ محترمہ افتخار بیگم صاحبہ کی یاد میں

میری پیاری امی جان محترمہ افتخار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد سلیم صاحب مورخہ 11 نومبر 2012ء کو بعمر 77 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ والدہ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ دارالعلوم غربی صادق میں نماز عصر کے بعد جنازہ ہوا اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

پیاری امی جان بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ان پڑھ ہونے کے باوجود قرآن کریم ناظرہ بہت اچھا پڑھتیں اردو بھی پڑھ لیتی تھیں۔ نماز، روزہ کی پابند، صدقہ وخیرات کرنے والی، بے حد رحمدل، ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والی ماں۔ ہمارے خاندان کے لئے سرمایہ الفت رحمت تھیں۔ساس، بہو اور نندوں کے لڑائی جھگڑے عام سنتے ہیں۔لیکن میں نے کبھی بھی امی کو کسی سے لڑتے جھگڑتے نہ دیکھا۔ بلکہ ہمیشہ ابا جان سے کہتیں کہ اپنے والدین کے حقوق ادا کیا کریں۔امی جان کے والد محترم مولوی شیر محمد صاحب بلاچور آف انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان کٹر وہابی تھا۔آپ خود قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور وصیت بھی کر دی۔

مخالفین کی تمام تکالیف برداشت کیں، آخری دم تک ثابت قدم رہے۔ 1935ء میں فوت ہوئے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کا کتبہ نصب ہے۔اس وقت امی جان کی عمر تین سال تھی۔کم سنی کی عمر میں باپ کا محبت بھرا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ایک بڑا بھائی دو بہنیں تھیں۔ ماں بہت محبت پیار سے پالنے لگی۔ 1947ء میں پاکستان بن گیا۔ سنگین حالات میں چچا کے ہمراہ والدہ اور ہم چھپتے چھپاتے کیمپوں میں پہنچے۔ ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی۔تو والدہ بھی خدا کو پیاری ہو گئیں۔ ماں کے پیار سے بھی محروم ہو گئیں اور اپنے چچا غلام دین کے ہمراہ تینوں بہن بھائی پاکستان چنیوٹ آ گئے۔ بچپن کی عمر یتیمی اور مسکینی سے گزرنے لگی۔ چند سال بعد امی کی ملک محمد سلیم صاحب ولد نظام دین صاحب سے شادی ہو گئی۔ جو سڑوعہ (انڈیا) سے ہجرت کر کے پاکستان ننکانہ صاحب آ گئے تھے۔تجارت کا کام خوب چل پڑا۔ 1953ء کے فسادات ہوئے مخالفین حسد کی آگ میں جلنے لگے اور والد صاحب جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔آپ کو قائد خدام الاحمدیہ ننکانہ صاحب بنا دیا گیا اور مخالفین مقدمات کر کے پریشان کرنے لگے۔ 1958ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر ننکانہ صاحب کو خیر باد کہہ دیا۔

ان دنوں ربوہ جنگل کا منظر پیش کرتا تھا۔ کچی سڑکیں چاروں طرف مٹی ہی مٹی اڑتی دکھائی دیتی تھیں۔

امی جان نے اٹھتے بیٹھتے دعا کو اپنا ورد بنا لیا تھا اور شکرانے کے نفل ادا کیا کرتیں۔ آہستہ آہستہ دعاؤں کے طفیل خدا نے کام میں برکت دی۔آپ پنجوقتہ نماز وقت پر ادا کرتیں، صدقہ خیرات حیثیت کے مطابق ضرور دیتیں۔ دکھ تکلیفوں کے دن تیزی سے گزرتے گئے۔

امی اکثر خوابیں دیکھا کرتیں جو اکثر سچی ہو جاتیں۔ اپنی خوابیں حافظ رمضان صاحب کو جا کر سناتیں۔ جو حافظ قرآن تھے اور بیت النصرت میں امامت بھی کرواتے اور تعبیر رویا سے بھی خوب واقف تھے۔ 1965ء میں بھائی فہیم احمد سلیمی کی پیدائش سے قبل خواب دیکھا۔ بہت گھبرا گئیں اور صبح صبح خواب سنانے کے لئے حافظ صاحب گھر گئیں۔ انہوں نے تعبیر بتائی۔ کہا بی بی اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ بیٹے ہوں گے۔ جس بیٹے کی خدا نے بشارت دی ہے۔ وہ بہت لائق اور قابل ہوگا۔ خدا کے رحم اور فضل سے بھائی سب بہن بھائیوں سے زیادہ پڑھا، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آفیسر لاہور میں اپنی فرم چلا رہا ہے۔

کئی کئی سال عیدین پر غربت تنگی کی وجہ سے کپڑے نہ بنواتیں۔ جوتی بھی نہ خریدتیں۔ لیکن چندے ہمیشہ وقت پر ادا کرتیں۔ ابا جان ہمیشہ کہتے کہ تنگی ترشی، دکھ تکلیف میں جو میرا ساتھ دیا ہے۔ میں بھول نہیں سکتا خدا اس پر بے شمار رحمتیں فرمائے۔

والدین صبح سویرے اٹھتے نماز تہجد ادا کرتے اور بعد نماز فجر والد صاحب سبزی خریدنے چنیوٹ چلے جاتے۔ (سبزی کی دکان شروع کی تھی) اور والدہ ہم سب کو اٹھاتیں۔ نماز کے بعد قرآن کریم خود بھی پڑھتیں اور ہم سب کو بھی پڑھاتیں۔ کبھی بھی کسی کے آگے نہ ہاتھ پھیلایا نہ مدد مانگی۔ بے حد دکھوں تکلیفوں سے ہم سب کو پالا۔ اپنی عزت اور غیرت پر ذرا بھر بھی آنچ نہ آنے دی خدا تعالیٰ نے بھی آزمائشوں کے دن کاٹ دیئے اور تڑپتی ہوئی ممتا کی فریادیں خدا نے آسمان پر سن لیں۔

جب کبھی بھی والدہ کوئی برا خواب دیکھتیں یا کوئی تکلیف پہنچتی فوراً بکرا صدقہ کرواتیں یا کسی غریب کو رقم بھجوا دیتیں۔ صدقہ اور دعاؤں پر بے حد یقین تھا اور ہمیشہ بلا ٹل جاتی۔ ابا جان بتاتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دعا دی تھی خدا نے اس کے طفیل بے حد دیا۔

پیارے حضور نے فرمایا تھا کچے بازار ربوہ میں تم کسی کی جگہ پہ بیٹھے ہو (یعنی جماعت کی) خدا سے مانگو جو دیتا ہے اور بے انتہا دیتا ہے۔ان کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ خدا نے پورے کر دیئے ایک کمرہ کی بجائے۔ کئی پختہ مکانات دے دیئے۔اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

امی جان نے بھی ایک دفعہ پیارے آقا کی خدمت میں خط ارسال کیا کہ پیارے آقا میرے چھ بیٹے ہیں جب بھی آقا کا حکم ہو ہر دم احمدیت کے لئے قربان کرنے کا تیار ہوں۔

امی جان نے سب بچوں کی بہت احسن رنگ میں تربیت کی انہیں کبھی بھی نہ مارا۔ ہر ملنے والا والدہ کے اخلاق کا گرویدہ ہو جاتا اور جہاں جاتا تعریف کرتا۔ بہت سلیقہ شعار قناعت پسند تھیں۔خدا کے فضل سے قربانی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہر سال عیدالاضحیٰ پر قربانی ضرور کرتیں اور کافی سالوں سے ایک بڑا جانور بیل اور ایک دو بکرے ذبح کرواتیں۔ قربانی کے بعد خود گوشت تقسیم کرواتیں کوشش کرتیں ہر ملنے والے تک جس نے قربانی نہیں کی ضرور گوشت پہنچ جائے۔ ذرا بھر حرص یا لالچ نہ تھا اور عید کے آخری دن بھائی نعیم کو بلا کر کہا کہ اگلے سال اس سے بھی بڑا بچھڑا قربان کرنا ہے اور روزانہ دو بکرے اس دفعہ بھی کئی غریب لوگ گوشت سے رہ گئے ہیں اور تحریک جدید کا وعدہ اس سال ایک لاکھ روپیہ کیا۔ کیا معلوم تھا عید کے چند روز بعد ہی دنیا فانی سے کوچ کر جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور امی جان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دلچسپ معلومات

1۔ دنیا کی سب سے لذیذ مچھلی ٹراؤٹ ہے۔ یہ وادی سوات اور کاغان کے دریاؤں میں پائی جاتی ہے۔ یہ پانی کی مخالف سمت میں بہتی ہے۔ اور ٹھنڈے پانی میں رہتی ہے۔

2۔ دنیا میں سب سے کم ادرک کی فصل کاشت ہوتی ہے۔

3۔ ناروے میں دوزخ نام کا بھی ایک شہر ہے۔

4۔ دنیا کی سب سے بڑی مصنوعی جھیل تربیلا ہے۔

5۔ دنیا کی سب سے بڑی آبشار نیاگرا ہے۔ یہ ڈیڑھ سو فٹ بلند ہے اور ایک سیکنڈ میں تقریباً پانچ لاکھ گیلن پانی 150 فٹ کی بلندی سے زمین پر گرتا ہے۔ اور یہ قدرتی آبشار ہے۔

6۔ دنیا کا سب سے صاف ستھرا شہر سنگاپور ہے۔

7۔ امریکہ میں ایک آدمی صرف دو بار صدر بن سکتا ہے۔

8۔ سب سے زیادہ آئرن کھجور میں پایا جاتا ہے۔

Am
205

جائزہ انٹرمیڈیٹ رزلٹ مئی 2014ء

آغا خان ایگزیمنیشن بورڈ کے امتحانات مئی 2014ء میں ربوہ کے تمام جماعتی ادارہ جات کے انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ کا جائزہ پیش ہے۔

(نظارت تعلیم)

کلاس فرسٹ ائیر رزلٹ 15-2014ء

	غیر حاضر		F		E		D		C		B		A		A+		
کل تعداد	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	ادارہ
91	2	2	1	1	0	0	3	3	14	13	20	18	41	37	19	17	مریم صدیقہ گرلز
67	1	1	3	2	6	4	9	6	21	14	27	18	25	17	7	5	نصرت جہاں بوائز
50	0	0	0	0	2	1	18	9	44	22	32	16	4	2	0	0	ناصر ہائر سیکنڈری
208	2	3	1	3	2	5	9	18	24	49	25	52	27	56	11	22	میزان

کلاس سیکنڈ ائیر رزلٹ 14-2013ء

	غیر حاضر		F		E		D		C		B		A		A+		
کل تعداد	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	ادارہ
65	0	0	0	2	0	0	1	1	26	15	44	29	25	17	1	1	مریم صدیقہ گرلز
39	2	1	28	11	0	0	2	1	31	12	25	10	8	3	2	1	نصرت جہاں بوائز
43	0	0	20	9	0	0	21	9	35	15	19	8	5	2	0	0	ناصر ہائر سیکنڈری
147	1	1	1	6	2	0	11	11	33	42	31	47	14	22	1	2	میزان

مورخہ 19 جولائی 2014ء کو شائع ہونے والے میٹرک کے رزلٹ کے رزلٹ میں کلاس دہم کے رزلٹ میں سکولز کے ناموں کی ترتیب سہواً غلط شائع ہوگئی تھی۔ درست شدہ ترتیب مندرجہ ذیل ہے۔

رزلٹ کلاس دہم 14-2013ء

	غیر حاضر		F		E		D		C		B		A		A+		
کل تعداد	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	%	تعدادطلبہ	سکول
50	2	1	0	0	0	0	0	0	2	1	26	13	30	15	40	20	نصرت جہاں گرلز
41	7	3	0	0	0	0	0	0	12	5	27	11	22	9	32	13	مریم صدیقہ گرلز
83	0	0	12	10	0	0	7	6	28	23	25	21	18	15	10	8	نصرت جہاں بوائز
45	0	0	16	7	0	0	7	3	24	11	31	14	20	9	2	1	بیوت الحمد گرلز
77	0	0	16	12	0	0	12	9	34	26	31	24	6	5	1	1	ناصر ہائر سیکنڈری
39	0	0	8	3	0	0	5	2	33	13	28	11	26	10	0	0	مریم گرلز
335	1	4	10	32	0	0	6	20	24	79	28	94	19	63	13	43	میزان

ربوہ کے تعلیمی اداروں میں پہلی پانچ پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء کے نام اور نمبر

	9th			10th			Ist Year			2nd Year		
Position	Name	Marks/550	School	Name	Marks/1050	School	Name	Marks/500	School	Name	Marks/1100	School
1	Uzma Durre Sameen	509	MSS*	Maliha Hamed Eesha	970	NJG	Sidra Qureshi	451	MSS	Sameen Ur Rehman	916	NJC
2	Muqaddas Alvi	502	NJG	Kinza Yousaf	947	MSS	Syed Danyal Ahmad	443	N.J.C	Tuba Ahmad	888	MSS
3	Yumna Misha	496	NJG	Asma Farhat	942	MSS	Faryal Cheema	436	MSS	Kashifa Sadaf	875	MSS
4	Ammara Huda	493	NJG	Ujala Touseef	940	MSS	Syed Tahmeed Ahmad	433	NJC	Nawera Zanobia	873	MSS
5	Mahnoor Mansoor	490	MSS	Sarah Ahmad	938	NJG	Ehtisham Ul Haq	428	NJC	Atia Tul Noor Pasha	853	MSS

*M.S.S= Maryam Sadiqa School

N.J.G = Nusrat Jahan Academy Girls School

N.J.C= Nusrat Jahan College

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

8۔اگست 2014ء

5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 am	یسرنا القرآن
6:05 am	حضور انور کا دورہ بھارت 2008ء
6:50 am	جاپانی سروس
7:50 am	ترجمۃ القرآن 2 ستمبر 1997ء
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ بھارت 2008ء
12:55 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ھدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
4:30 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:45 pm	تلاوت قرآن کریم
7:00 pm	یسرنا القرآن
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:20 pm	دعائے مستجاب
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر

9۔اگست 2014ء

1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کا دورہ بھارت
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:15 pm	راہ ھدیٰ Live
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش

10۔اگست 2014ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:40 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
5:15 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش
7:25 am	سٹوری ٹائم
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	’’عصر حاضر‘‘ Live
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جولائی 2013ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
7:05 pm	Shotter Shondhane Live
9:20 pm	سیرت صحابیاتؓ
10:15 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ

11۔اگست 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:35 am	Roots to Branches (جماعت احمدیہ: آغاز سے ترقیات تک)
2:15 am	ایم ٹی اے ورائٹی
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
4:10 am	سوال و جواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:10 am	Roots to Branches (جماعت احمدیہ: آغاز سے ترقیات تک)
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
8:45 am	ریئل ٹاک
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	حضور انور کا دورہ بھارت
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:05 pm	ملیالم سروس
4:30 pm	روحانی خزائن کوئیز
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31۔اکتوبر 2008ء
7:10 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	ملیالم سروس
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا دورہ بھارت

DUSK
The Chinese Cuisine
Order for Chinese Food
Takeaway & Home Delivery
Just Call (Tariq)0323-5753875
0300-4024160, Rabwah

پرہیز علاج سے بہتر ہے
QMR Analyzer کے ذریعہ اپنے جسم کے اعضاء کے متعلق 36 رپورٹس حاصل کریں۔
اوقات: صبح 10:30 بجے تا 1 بجے، شام 6 بجے تا 8:30 بجے
نہ صرف موجودہ بلکہ آئندہ ممکنہ تکالیف کے متعلق آگاہی حاصل کریں
F.B ہومیوسنٹر فار کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ ربوہ
0300-7705078

ربوہ میں طلوع وغروب 2۔اگست

طلوع فجر	3:52
طلوع آفتاب	5:22
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2۔اگست 2014ء

6:25 am	حضور انور کا دورہ بھارت
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح 17 دسمبر 2012ء
2:05 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:05 pm	راہ ھدیٰ Live

آج کا انسان پہلے سے کمزور ہے

کیمبرج یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق وسطی یورپ میں کھیتی باڑی کے آغاز کے زمانے کے انسانوں کی ٹانگوں کے ڈھانچوں کا معائنہ کرنے اور انہیں تفصیل سے پڑھنے کے بعد یہ واضح ہوا ہے کہ فی زمانہ انسان کی ہڈیاں اتنی توانا نہیں جتنا کہ ماضی میں تھیں۔اس تحقیق میں تقریباً7,300 سال پرانے ڈھانچوں کی ہڈیوں پر تحقیق کی گئی اور یہ امر سامنے آیا کہ اُس زمانے کے لوگ آجکل کے ان لوگوں جتنی توانائی رکھتے تھے جو دوڑتے ہیں اور دوڑنے کے مقابلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ ماہرین کے نزدیک اس کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ آج کا انسان ماضی کے انسانوں کی طرح کھیتی باڑی یا خوراک حاصل کرنے کے مشکل کاموں سے وابستہ نہیں ہے۔ جس میں انسانی جسم کو بہت محنت کرنا پڑتی ہے۔اس تحقیق میں یہ دلچسپ بات بھی سامنے آئی کہ خواتین کی ہڈیوں کی ساخت کو زیادہ فرق نہیں پڑا۔ان کے مطابق اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خواتین کئی طرح کے مختلف امور اکٹھے نمٹاتی ہیں۔

(وائس آف امریکہ 30/اپریل 2014ء)

FR-10